REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱؎

جلد ۴۷/۱۲ ۲۱ اخاء ۱۳۳۷ھش ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء نمبر ۲۴۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۰ اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق ۱۰ اکتوبر کی اطلاع منظر ہے کہ۔

تاحال کمزوری اور نقاہت کی شکایت ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مارشل لاء کا مقصد ملک کے ابتر حالات ختم کرنے میں سول حکام کو مدد دینا ہے

پاکستان میں فوج کی حکومت نہیں ہے۔ جنرل محمد ایوب خان کا پریس انٹرویو

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلےٰ اور سپریم کمانڈر جنرل محمد ایوب خاں نے کل یہاں رائٹر لنڈن ٹائمز اور ڈیلی ٹیلیگراف کے نمائندوں کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا پاکستان میں فوجی حکومت نہیں ہے۔ فوج کی کثیر تعداد اپنے اصل کام پر واپس جا چکی ہے۔ اور ہم بڑی سرعت سے اپنے اصل فرائض سنبھال رہے ہیں۔ جنرل ایوب نے کہا کہ ہمارے مارشل کا مقصد یہ ہے۔ کہ سول حکام کو ملک سے ابتری جلد از جلد دور کرنے میں مدد دی جائے۔ گذشتہ تین چار سال کی مدت میں یہ بات بالکل واضح ہو گئی تھی۔ کہ ہم نے جو نظام جمہوریت اپنا رکھا ہے۔ وہ ہمارے لئے ناقابل عمل ہے۔ اور حالات جس ابتری کا شکار ہوتے جا رہے تھے۔ اگر اسے بروقت روکا نہ جاتا۔ تو ہم بالکل تباہ و برباد ہو جاتے۔ آپ سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا آپ کے خیال میں پاکستان میں کوئی غیر ملکی اثر کام کرتا رہا ہے۔ تو جنرل ایوب نے کہا ہمارے مسائل قطعۃً داخلی ہیں۔ آپ نے کہا پچھلے دنوں مشرقی پاکستان اسمبلی میں ڈپٹی سپیکر بدسلوکی کا نشانہ بننے کے بعد انتقال کر گئے۔ ملک میں کئی لوگ خونیں انقلاب کی باتیں کرتے رہے۔ اور کچھ سیاستدان ملک کے دشمنوں سے سازباز کرتے رہے۔ آپ نے کہا کہ ملک میں صورت حال کی ساری خرابی اسی وجہ سے تھی کہ ذمہ داری بالکل مفقود ہو گئی تھی۔ (باقی صفحہ پر)

قادیان کا سالانہ جلسہ خیریت کے ساتھ شروع ہو گیا

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

قادیان سے ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ قادیان کا سالانہ مذہبی جلسہ ۱۷ اکتوبر سے خیریت کے ساتھ شروع ہو گیا ہے۔ مقامی اصحاب کے علاوہ ڈیڑھ سو باہر سے آنے والے احباب نے شرکت کی۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا روح پرور پیغام سنایا گیا۔ دوست جلسہ کی کامیابی اور بابرکت نتائج کے لئے دعا فرمائیں۔ فقط

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۸/۱۰/۵۸

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی علالت

اور درخواستِ دعا

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ایدہ اللہ ناظر اصلاح و ارشاد کی طبیعت ناساز ہے۔ بلڈ پریشر کا دورہ ہے۔ اور اس کے ساتھ ٹانگوں میں سخت درد ہے۔ درد گھٹنوں کے اوپر اندرونی حصہ میں اوپر کی طرف جاتا ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ صحت و عافیت عطا فرمائے۔ نیز اگر اس بیماری کا کسی دوست کے پاس مجرب نسخہ ہو۔ تو اس سے اطلاع فرمائیں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ)

ایران میں سرکاری اداروں کے ساتھ تجارتی لین دین پر پابندی کا بل

تہران ۲۰ اکتوبر۔ ایران کی پارلیمنٹ آجکل ایک بل پر غور کر رہی ہے۔ اس بل کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ پارلیمنٹ کے ممبر اور سرکاری ملازم سرکاری اداروں کے ساتھ تجارتی لین دین نہ کر سکیں ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ شاہی خاندان کے افراد پر بھی یہ پابندی عائد ہو گی۔

— پشاور ۱۹ اکتوبر۔ پشاور کے کوہاٹی فرنیچر انڈسٹریز اور آئرن انڈسٹریز نوتھیا پشاور کے پروپرائٹر آر گل محمد کو ذخیرہ اندوزی کے الزام

جنرل ایوب آج ڈھاکہ پہنچ رہے ہیں

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ مارشل لاء کے ناظم اعلےٰ جنرل محمد ایوب خاں آج مشرقی پاکستان پہنچ رہے ہیں۔ وہاں ان کا قیام ۳ دن رہے گا حکومت پاکستان کے سکرٹری جنرل مسٹر عزیز احمد ان کے ہمراہ جائیں گے۔

وارسک منصوبے کے لئے ۵½ کروڑ ڈالر کی امداد

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ کینیڈا وارسک منصوبے کے لئے ۱۹۶۰ء کے آخر تک ۵ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر کی امداد دے گا۔ اس منصوبے کے مکمل ہو جانے کے بعد نہ صرف یہ کہ ۲ لاکھ ۴۰ ہزار کلو واٹ بجلی پیدا ہو گی بلکہ اس سے ایک لاکھ ۲۰ ہزار ایکڑ بنجر زمین بھی سیراب ہو سکے گی۔ اس طرح قومی آمدنی میں ۵۰ کروڑ روپے سالانہ کا اضافہ ہو جائے گا۔

لبنان سے امریکی فوج کا انخلا

بیروت ۲۰ اکتوبر۔ ایک امریکی ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ چوتھی بحریہ بریگیڈ نے آج لبنان سے واپس جانا شروع کر دیا ہے۔ یہ بریگیڈ ۲ ہزار سپاہیوں پر مشتمل ہے خیال ہے کہ ہر روز چار سو امریکی فوجی لبنان خالی کریں گے۔

فون نمبر ۲۶۲۳

فرحت علی جیولرز

۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ اکتوبر

حقیقی مذہب سے انحراف

ذیل میں ہم صدق جدید لکھنؤ کا ایک الطافتی نوٹ "سچی باتیں" کے کالم سے بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔

"فاضل گیلانی کے قلم سے ان کی آخر عمر میں جو مضمون نکلا۔ وہ اب ان کی وفات کے دو سال بعد ماہنامہ برہان کی ایک قریبی اشاعت میں نکلا ہے۔ اور پورا ہی پڑھنے کے قابل ہے۔ ذیل کا اقتباس نظر عبرت و بصیرت کو دعوت خصوصیت کے ساتھ دے رہا ہے۔

"...... دنیا کے عام مذاہب میں یہ حادثہ جو پیش آیا یعنے مذہب کی بنیادی کتابوں سے دور ہوتے ہوئے آخر میں ایسی کتابوں پر ان کا دار و مدار رہ گیا تھا جن کی حیثیت بنیادی کتابوں کے مقابل چنداں قابل لحاظ نہ تھی.....

..... اسلام میں بھی زیادہ دنوں کے بعد نہیں بلکہ دوسری صدی ہجری کا درمیانی عہد تھا۔ اس زمانے میں امام شافعی نے بغداد پہونچکر دیکھا۔ کہ جامع بغداد میں ۴۰ درس کے حلقے قائم ہیں۔ جس حلقے میں بھی پہونچے انہیں کا بیان ہے کہ استادوں اور شاگردوں کی زبان پر نہ قال اللّٰہ تھا نہ قال الرسول..... بلکہ جو بھی تھا صرف اپنے استادوں کے اجتہادی نتائج ہی کا ذکر کر رہا تھا۔"

اس "شنید" کے ساتھ ایک "دید" بھی بھی ملاحظہ فرما لیجئے۔

"..... بہرحال پروہت اور کلیسا وغیرہ کے نقشے تو مسلمانوں میں نہیں پیش آئے لیکن اسی کے ساتھ انحطاط و تنزل کے زمانہ میں یہ تو سنا جاتا ہے کہ امیر حمزہ کی داستان تک بعض ملکوں میں مذہب کی مقدس کتاب کی حیثیت سے پڑھی جاتی ہیں۔ اور یہ تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ "معجزہ آل نبی" "قصہ شاہ روم" "قوت نامہ" کا پاٹ لوگ شفا حاصل کرنے کے لئے کر رہے ہیں۔ گویا ان نظموں کے ایک ایک شعر کی حقیقت ناطق صحت کی تھی"

جیسا کہ ان کالموں میں بارہا عرض کیا جا چکا ہے۔ ملت کو شدید خطرہ جہاں ایک طرف "روشن خیالی" یعنے منکرانہ و ملحدانہ طرز فکر سے ہے۔ وہیں دوسری طرف افراط خوش عقیدگی اور تقلید میں غلو سے ہے فاضل گیلانی ان دونوں خطروں سے باخبر تھے۔ اور اپنی والی کوشش دونوں سے مقابلے کی جاری رکھتے تھے" (صدق جدید ۱۰ اکتوبر)

اس نوٹ میں جو دو اقتباسات دیئے گئے ہیں۔ ان میں جو کچھ کہا گیا ہے مختلف مذاہب عالم کا مطالعہ کرنے سے ان کی صحت واضح ہو جاتی ہے۔ آپ کوئی بھی بڑا مذہب لے لیجئے۔ سب کا یہی حال ہوا ہے۔ کہ ہر مذہب کے عوام ہی نے نہیں۔ بلکہ خواص نے بھی حقیقی الہامی تعلیمات پر اتنی زیادہ اپنی اٹکل باتیں لیپ دی ہوئی ہیں کہ بسا اوقات اصلی تعلیمات کا تعین کرنا بھی ممکن نہیں رہا۔

اسلام کا معاملہ ذرا اس لحاظ سے الگ ہے کہ اول تو قرآن کریم ایسے زمانہ میں نازل ہوا ہے۔ کہ دنیا کا ذہنی ارتقا تقریباً مکمل ہو چکا تھا۔ پھر جلد ہی مطبع کی ایجاد نے آئندہ کے لئے تحریف و تغیر کا امکان بہت کم کر دیا۔ اس کے علاوہ قرآن کریم کے حافظ ہر زمانہ میں بکثرت موجود رہے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں نے جو حاشیہ آرائیاں کی بھی ہیں۔ اور فقہ وغیرہ کا جو انبار تیار بھی کیا گیا ہے۔ وہ خواہ کتنا بھی زیادہ ہو گیا ہے۔ قرآن کریم اس میں گم نہیں ہو سکا۔ اگرچہ یہ درست ہے جیسا کہ پہلے اقتباس میں بتایا گیا ہے۔ علمائے اسلام نے بھی بڑی حد تک قرآن کریم کی تعلیمات کو پس پشت ڈالکر فقہ کی باریکیوں میں اپنی عمریں صرف کر دی ہیں۔ اور عوام کو جو اسلام کا پیغام ان کے ذریعہ پہونچا ہے۔ وہ زیادہ تر اب قصہ کہانیوں پر آکر ٹھہر گیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ہر زمانہ میں ایسے علمائے حق بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کی صحیح اور خالص تعلیمات کو زندہ رکھا ہے۔

اسلام کے علاوہ باقی جو مذاہب ہیں وہ قدیم اور پرانے ہونے کی وجہ سے اس وقت صرف ان تصنیفات پر چل رہے ہیں۔ جو ہر زمانہ میں اپنے مذاق اور عقل کے مطابق ان مذاہب کے علما نے لکھی ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اصل الہامی تعلیمات اول تو مشکل سے کہیں ملتی ہیں۔ اور اگر ملتی بھی ہیں۔ تو ان کو جاننے والے ہی خال خال ہیں۔ چنانچہ آج حضرت رام؟۔ کرشن؟۔ بدھ؟۔ زرتشت؟ اور کنفیوشس کی اصل تعلیمات کو معلوم کرنا نہایت مشکل ہے۔ وید۔ ژند پاژند وغیرہ کو پڑھنے اور سمجھنے والے شاذ ہی آج دنیا کے پردے پر پائے جاتے ہوں۔ ہندومت۔ بدھ مت پارسی اور شنٹو مت وغیرہ کا مدار اب ایسی تصنیفات پر ہے۔ جن میں فلسفہ۔ بت پرستی۔ دیو مالا۔ مظاہر پرستی وغیرہ اس قدر مل گئی ہیں کہ انسان صحیح تعلیم معلوم ہی نہیں کر سکتا۔ آج ہندومت کا دار و مدار رامائن۔ مہابھارت اور پرانوں پر ہے۔ جو دراصل مذہبی داستانیں ہیں اگرچہ ان میں اصل تعلیمات کی جھلک بھی پائی جاتی ہے۔ لیکن چونکہ یہ کتابیں ایسے زمانہ میں اور ایسے لوگوں نے لکھی ہیں۔ جن کے ذہنوں پر مظاہر قدرت کی پرستش اور دیو مالا چھائی ہوئی ہے۔ اس لئے حقیقی الہامی تعلیمات بھی مشرکانہ رنگ اختیار کر گئی ہیں۔

مہابھارت کو ہی لے لیجئے اس میں حضرت کرشن؟ کے متعلق بعض اذکار ایسے ہیں کہ صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ واقعی کسی بڑے خدا پرست کا ہی ذکر ہو سکتا ہے اگرچہ بظاہر اس کتاب کی بنیاد تمام تر ہندو دیو مالا پر رکھی گئی ہے ایک مثال سنیئے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت کرشن واقعی ایک عظیم برگزیدہ خدا انسان تھے۔ پانڈوؤں اور کوروؤں میں لڑائی ٹھن گئی ہے۔ پانڈوؤں کا نمائندہ ارجن اور کوروؤں کا سردار دریودھن ایک ہی وقت میں حضرت کرشن؟ کے پاس آپ کی مدد حاصل کرنے کے لئے پہونچتے ہیں آپ اس وقت سو رہے تھے۔ دریودھن اپنے شاہی غرور میں آپ کے سرہانے رعب داب سے کھڑا ہو جاتا ہے لیکن ارجن پائنتی کی طرف عاجزی سے کھڑا ہوتا ہے۔ آپ کی آنکھ کھلتی ہے۔ تو پہلے ارجن پر پڑتی ہے۔ لیکن دریودھن جلدی سے بول پڑتا ہے۔ اور مدد کی درخواست کرتا ہے ادھر ارجن بھی یہی درخواست کرتا ہے۔ دریودھن کہتا ہے کہ چونکہ میں نے پہلے درخواست کی ہے۔ آپ میری درخواست قبول فرمائیں۔ اس پر آپ نے فرمایا یہ درست ہے تمہارا بھی حق ہے۔ لیکن چونکہ میری نظر پہلے ارجن پر پڑی تھی اس لئے اس کا بھی حق ہے۔ اس لئے میں اپنی مدد کے دو حصے کرتا ہوں ایک حصہ یہ ہے۔ کہ میں ایک کو دس کروڑ مسلح فوج دونگا اور دوسرے کو میں اپنا آپ دوں گا مگر خود نہیں لڑوں گا۔ اب دونوں میں سے تم جولینا چاہتے ہو لے لو۔ دریودھن جھٹ بول اٹھا۔ کہ مجھے دس کروڑ مسلح فوج دے دی جائے۔ آپ نے مان لیا۔ اور دریودھن بہت خوش ہوا۔ آپ نے ارجن سے کہا کہ میں تنہا تمہارا ہوں لیکن لڑونگا نہیں۔ کیا تمہیں قبول ہے۔ ارجن نے خوشی سے منظور کر لیا۔

حقیقت یہ ہے کہ دریودھن ظالم اور غاصب تھا۔ اور ناحق پر لڑ رہا تھا لیکن ارجن اور اس کے بھائی مظلوم تھے۔ اور جنگ پر مجبور ہوئے تھے۔ دریودھن کے مقابلہ میں نہ ان کے پاس فوج تھی اور نہ جنگی سامان تھا۔ اس کے باوجود ارجن نے حضرت کرشن؟ کی ذات کو قبول کر لیا۔ حالانکہ لڑنے کی بھی شرط نہیں تھی۔ اب صرف ایک خدا پرست ہی یہ بھروسہ کر سکتا ہے ارجن جانتا تھا کہ حضرت کرشن؟ خدا تعالے کی برگزیدہ ہستی ہیں۔ وہ اکیلے نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالے ان کے ساتھ ہے اور فتح اسی کی ہوگی۔ جس کے ساتھ اللہ تعالے ہوگا۔ یہ حق و باطل کی جنگ ہے۔ اور اس کے نزدیک حق کا کامیاب ہونا یقینی تھا۔ مگر دریودھن جو غاصب اور ظالم تھا اسکو نہیں سمجھ سکتا تھا۔ وہ ظاہری قوت پر ہی انحصار کر سکتا تھا

بطور نمونہ صرف ایک واقعہ ہم نے پیش کیا ہے۔ ورنہ مہابھارت میں کئی ایسے واقعات ہیں۔ جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت کرشن؟ واقعی اللہ کے برگزیدہ انسان تھے اور وہ ہرگز خدا نہیں تھے۔ بلکہ محض اس کے عبد تھے۔ لیکن چونکہ یہ ایک ایسے شاعر کی تصنیف ہے۔ جس کے ذہن پر اپنے زمانہ کی مظاہر پرستی اور ہندو دیو مالا کا رنگ چڑھا ہوا ہے۔ اس لئے اس نے دنیا کے قدیم مصنفوں کی طرح حقانیت کی بہت سی باتیں اسی عام رنگ میں رنگ دی ہیں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خود شاعر بھی اپنے زمانے کے مذاق کے مطابق دیو مالا کا رنگ دینے

(باقی دیکھیں ص۸ پر)

کلمات طیبات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

انبیاء علیہم السلام کے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ کی حقیقی شناخت ہوتی ہے

(منقول از حقیقۃ الوحی)

وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اسنے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کے کسی فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے۔ بلکہ ذریّت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اسکو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسّر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

وہ لوگ جو اس غلط خیال پر جمے ہوئے ہیں۔ کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاوے یا مرتد ہو جائے اور توحید پر قائم ہو۔ اور خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو۔ وہ بھی نجات پا جائے گا۔ اور ایمان نہ لانے یا مرتد ہونے سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا۔ جیسا کہ عبدالحکیم خان کا مذہب ہے۔ ایسے لوگ درحقیقت توحید کی حقیقت سے ہی بے خبر ہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں۔ کہ یوں تو شیطان بھی خدا تعالیٰ کو واحد لاشریک سمجھتا ہے۔ مگر صرف واحد سمجھنے سے نجات نہیں ہو سکتی بلکہ نجات تو دو امر پر موقوف ہے۔

(۱) ایک یہ کہ یقین کامل کے ساتھ خداتعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت پر ایمان لاوے۔

(۲) دوسرے یہ کہ ایسی کامل محبت حضرت احدیّت جلشانہٗ کی اس کے دل میں جاگزیں ہو کہ جس کے استیلا اور غلبہ کا یہ نتیجہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت عین اس کی راحت جان ہو۔ جس کے بغیر وہ جی ہی نہ سکے اور اس کی محبت تمام اغیار کی محبتوں کو پامال اور معدوم کر دے یہی توحید حقیقی ہے۔ کہ بجز متابعت ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حاصل ہی نہیں ہو سکتی۔ کیوں حاصل نہیں ہو سکتی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ خدا کی ذات غیب الغیب اور وراء الوراء اور نہایت مخفی واقع ہوئی ہے۔ جس کو عقول انسانیہ محض اپنی طاقت سے دریافت نہیں کر سکتیں۔ اور کوئی برہان عقلی اس کے وجود پر قطعی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ عقل کی دوڑ اور سعی صرف اس حد تک ہے کہ اس عالم کی صنعتوں پر نظر کر کے صانع کی ضرورت محسوس کرے۔ مگر ضرورت کا محسوس کرنا اور شے ہے اور اس درجہ عین الیقین تک پہنچنا کہ جس خدا کی ضرورت تسلیم کی گئی ہے وہ درحقیقت موجود بھی ہے۔ یہ اور بات ہے اور چونکہ عقل کا طریق ناقص اور ناتمام اور مشتبہ ہے۔ اس لئے ہر ایک فلسفی محض عقل کے ذریعہ سے خدا کو شناخت نہیں کر سکتا بلکہ اکثر ایسے لوگ جو محض عقل کے ذریعہ سے خدا تعالےٰ کا پتہ لگانا چاہتے ہیں۔ آخر کار دہریہ بن جاتے ہیں۔ اور مصنوعات زمین و آسمان پر غور کرنا کچھ بھی ان کو فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اور خدا تعالیٰ کے کاملوں پر ٹھٹھا اور ہنسی کرتے ہیں۔ اور انکی یہ حجت ہے کہ دنیا میں ہزارہا ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں۔ جن کے وجود کا ہم کوئی فائدہ نہیں دیکھتے اور جن میں ہماری عقلی تحقیق سے کوئی ایسی صنعت ثابت نہیں ہوتی جو صانع پر دلالت کرے۔ بلکہ محض لغو اور باطل طور پر ان چیزوں کا وجود پایا جاتا ہے افسوس وہ نادان نہیں جانتے کہ عدم علم سے عدم شیٔ لازم نہیں آتا اس قسم کے لوگ کئی لاکھ اس زمانہ میں پائے جاتے ہیں۔ جو اپنے تئیں اوّل درجہ کے عقلمند اور فلسفی سمجھتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے وجود سے سخت منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ اگر کوئی عقلی دلیل زبردست ان کو ملتی تو وہ خدا تعالیٰ کے وجود کا انکار نہ کرتے اور اگر وجود باری جلشانہٗ پر کوئی برہان یقینی عقلی ان کو ملزم کرتی تو وہ سخت بے حیائی اور ٹھٹھے اور ہنسی کے ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود سے منکر نہ ہو جاتے۔ پس کوئی شخص فلسفیوں کی کشتی پر بیٹھ کر طوفان شبہات سے نجات نہیں پا سکتا۔ بلکہ ضرور غرق ہوگا۔ اور ہرگز ہرگز شربت توحید خالص اس کو میسّر نہیں آئیگا اب سوچو کہ یہ خیال کس قدر باطل اور بدبودار ہے کہ بغیر وسیلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے توحید میسر آ سکتی ہے اور اس سے انسان نجات پا سکتا ہے اے نادانو! جب تک خدا کی ہستی پر یقین کامل نہ ہو اس کی توحید پر کیونکر یقین ہو سکے۔ پس یقیناً سمجھو کہ توحید یقینی محض نبی کے ذریعہ سے ہی مل سکتی ہے جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے دہریوں اور بدمذہبوں کو ہزارہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالےٰ کے وجود کا قائل کر دیا۔ اور اب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل پیروی کرنے والے ان نشانوں کو دہریوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ بات یہی سچ ہے کہ جب تک زندہ خدا کی زندہ طاقتیں انسان مشاہدہ نہیں کرتا شیطان اس کے دل میں سے نہیں نکلتا اور نہ سچی توحید اس کے دل میں داخل ہوتی ہے اور نہ یقینی طور پر خدا کی ہستی کا قائل ہو سکتا ہے۔ اور یہ پاک اور کامل توحید صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے ملتی ہے۔

اور وہ زبردست نشان جو نبی کے ذریعہ سے ظاہر ہوتے ہیں۔

جیسا کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت کو ثابت کرتے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کی صفات جمالی اور جلالی کو اکمل اور اتم طور پر ثابت کر کے اس کی عظمت اور محبت دلوں میں بٹھاتے ہیں۔ اور جب ان نشانوں سے جن کی بڑی زبردست اور اقتداری پیشگوئیاں ہیں خدا تعالیٰ کی ہستی اور وحدانیت اور اس کی صفات جمالیہ اور جلالیہ پر یقین آجاتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور جمیع صفات میں واحد لاشریک جانتا ہے۔ اس کی خوبیوں اور روحانی حسن و جمال پر نظر ڈال کر اس کی محبت میں کھویا جاتا ہے۔ اور پھر اس کی عظمت اور جلال اور بے نیازی پر نظر ڈال کر اس سے ڈرتا رہتا ہے اور اس طرح پر وہ دن بدن خدا تعالیٰ کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ تمام سفلی تعلقات توڑ کر محض روح رہ جاتا ہے اور تمام صحن سینہ اس کا محبت الٰہی سے بھر جاتا ہے اور خدا کے وجود کے مشاہدہ سے اس کے وجود پر ایک موت وارد ہو جاتی ہے اور وہ موت کے بعد ایک نئی زندگی پاتا ہے تب اس فناء کی حالت میں کہا جاتا ہے کہ اسکو توحید حاصل ہو گئی ہے۔ پس جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں وہ کامل توحید جو سرچشمہ نجات ہے بجز نبی کامل کی پیروی کے حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔

درخواستہائے دعا

(۱) چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا میں عزت گڑھ کے ایک مخلص گھرانہ میں تین افراد تشویشناک طور پر بیمار ہو گئے ان میں سے ایک عین جوانی کی عمر میں ۱۵-۱۰-۵۸ کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون باقی دو بھی بہت بیمار ہیں۔ درویشان قادیان و بزرگان سلسلہ سے ان کی کاملہ و عاجلہ صحت کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

محمد ابراہیم از احمد نگر

(۲) مرزا عبد القیوم بیگ صاحب کی آنکھوں کا اپریشن لاہور میو ہسپتال میں ہوا ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(رفیق احمد جمیل لاہور)

حضرت مولوی رحمت علی صاحب رضؓ کا ذکرِ خیر

از مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ بدأ الاسلام غریباً و سیعود کما بدأ فطوبیٰ للغرباء کہ اسلام کا آغاز بے وطنی میں ہوا کمزور حالت سے اس کی ابتداء ہوئی۔ اسے ہجرت کے بعد پنپنے کا موقعہ ملا۔ یہ اس کا شروع ہے آئندہ زمانہ میں جا کر پھر اس کی حالت کامل عروج کے بعد اسی طرح کی ہو جائے گی یعنی اسلام کمزور ہو جائے گا اور اسے بے وطنی کی حالت میں عروج حاصل ہوگا۔ اور اس عروج کے لانے کا موجب وہ لوگ ہوں گے جو اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے اپنے وطن سے بے وطن ہوں گے۔ اور غربت کو اختیار کریں گے۔ یہ غریب الدیار لوگ خوش قسمت اور مستحق تبریک ہونگے

ہمارے مرحوم بھائی حضرت مولوی رحمت علی صاحب رضؓ مجاہد سلسلہ انہی برگزیدہ بندوں میں سے ایک تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی کہ وہ ربع صدی سے زیادہ عرصہ تک وطن سے دور اپنے اہل و اقارب سے جدا ہو کر خدمتِ اسلام بجا لائیں۔ ان کی یہ قابل رشک قربانی اور ایثار احمدیت کے نونہالوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی۔ اور تاریخ احمدیت ہمیشہ ان کا نام زندہ رکھے گی اور خدائے ارحم الراحمین ان کی نسلوں پر ان کے خلوص کے مطابق اپنے فضلوں کی بارش برسائیگا۔ اور خود حضرت مولوی صاحب جنت الفردوس میں خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے انعامات سے بہرہ اندوز ہوں گے۔

حضرت مولوی صاحب اپنی سادگی اور بے تکلفی کے باعث اپنے ہمعصروں میں ایک نمایاں وجود تھے۔ ہر بات بغیر کسی بناوٹ اور تصنع کے بیان کرتے تھے اور صاف گوئی ان کا شعار تھا۔ بظاہر گمان ہوتا تھا کہ اپنی طبیعت کے لحاظ سے بیرونی ممالک میں شاید آپ زیادہ کامیاب نہ ہو سکیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جس رنگ میں آپ کے شامل حال رہی اور جس طرح آپ نے انڈونیشیا میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں کامیابی حاصل کی وہ اس امر پر واضح دلیل تھی کہ یہ سلسلہ خدائی سلسلہ ہے اور حضرت مولوی رحمت علی صاحب ان فدایانِ سلسلہ میں سے ایک مقبول وجود ہیں۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے خود نوازتا ہے۔ انڈونیشیا سے آنے والے مبلغین اور وہاں کے طلبہ سے حضرت مولوی صاحب کی ابتدائی مشکلات اور جاں نثاری کے واقعات سنکر ایمان تازہ ہوتا ہے اور دل سے دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مرد مجاہد کی روح کو زیادہ سے زیادہ اپنے فضل کے سایہ تلے رکھے اور درجات کی بلندی عطا فرمائے۔ آمین۔

حضرت مولوی رحمت علی صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات سے احمدیت کے علمبرداروں کی موجودہ صف اول میں ایک خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اور خاموشی سے دیانتداری اور ٹھوس کام کرنے والے کارکنوں میں کمی واقع ہو گئی ہے۔ نئے نوجوانوں کا فرض ہے۔ کہ اپنی زندگیوں میں ایسی تبدیلی پیدا کریں اور ایسی جانفشانی سے علم و عمل کی وادیوں میں جدوجہد کریں کہ جلد تر پرانے کارکنوں کے قائمقام بن سکیں۔ بہرحال یہ الٰہی سلسلہ ہے اور خدائی وعدے بہرحال پورے ہو کر رہیں گے۔

حضرت مولوی رحمت علی صاحب کی زندگی اور ان کی نمایاں خدمات میں ان کے والد مرحوم حضرت مولوی بابا حسن محمد صاحب رضی اللہ عنہ کی پرسوز دعاؤں کا خاص حصہ تھا وہ بے نفس پرانے صحابی دن رات اٹھتے بیٹھتے خود بھی دعا کرتے اور دوسروں سے بھی دعا کے لئے درخواست کرتے رہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ رحمت علی سے خاص خدمت لے اور اسے کامیاب کرے۔ میں نے بارہا حضرت بابا صاحب کے اس دردمندانہ انداز کو مشاہدہ کیا ہے۔ مجھے بچپن سے ہی ان سے تعارف حاصل تھا۔ وہ اپنے تبلیغی سفروں میں بارہا کریام اور کریہہ ضلع جالندھر ہمارے علاقہ میں تشریف لاتے تھے۔ انہوں نے مجھے یہ بتایا تھا۔ کہ جب میرے والد حضرت منشی امام الدین صاحب مرحوم رضؓ پہلی دفعہ ۱۹۱۶ء میں مجھے قادیان میں داخل کرنے کے لئے آنے لگے۔ تو انہوں نے کریام میں نماز جمعہ کے بعد سب احباب سے درخواست کی کہ وہ دعا کریں کہ میرا بچہ (یعنی یہ خاکسار) قادیان سے اتنا دینی علم حاصل کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو شکست دیدے۔ حضرت بابا حسن محمد صاحب نے مجھے بارہا کہا کہ میرے والد مرحوم کی خواہش کو اللہ تعالیٰ نے پورا کر دیا ہے۔ میں انہیں کہا کرتا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول کر کے مولانا رحمت علی صاحب کے ذریعہ بھی سینکڑوں انسانوں کو ہدایت عطا فرمائی ہے۔ [illegible] یہ ہے کہ پرانے صحابہ اپنے دلوں میں خاص جوش اور غیر معمولی ولولہ دینی خدمت کیلئے رکھتے تھے۔ اور میرے نزدیک مولوی رحمت علی صاحب ان بزرگوں کی دعاؤں کا ایک ثمرہ اور نمونہ تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے مرحوم بھائی کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور سلسلہ کو ہمیشہ خالص مخلص خادم عطا فرماتا رہے۔ آمین یا رب العالمین۔

(۳) میری والدہ صاحبہ جو کہ حضرت مسیح پاک کی صحابیہ ہیں بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ نیز میرے چھوٹے بھائی منشی محمد اسحاق صاحب بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہیں۔ احباب جماعت دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

شیخ خلیل الرحمٰن مشین محلہ نمبر ۲ گرنبد پورہ۔ جہلم شہر۔

(۴) میرے بڑے بھائی کو سیڑھی کے نیچے آجانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں اور نیچے آنے سے جو دباؤ آیا ہے اس کی بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت صحت کے لئے دعا فرماویں

سردار محمد محلہ دارالامین ربوہ

اسلحہ سازی کی دوڑ

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

دوسری جنگ کے بعد روس اور امریکہ کے درمیان "اسلحہ سازی" کی ایک دوڑ شروع ہوگئی۔ ۱۹۵۳ء تک تو یہ "ریس" امریکہ جیتتا رہا۔ لیکن اس کے بعد کئی ہتھیاروں کی تیاری میں روس امریکہ پر سبقت لے گیا۔

ایٹم بم

ایٹم بم کی ایجاد سے تاریخ ایجادات کا نیا دور شروع ہوتا ہے۔ اس کے موجد کا نام "اوٹو ہان" ہے۔ اس کو "نوبل پرائز" ملا ہے۔ سب سے پہلے امریکہ نے یہ بم ۱۶ جولائی ۱۹۴۵ء کو جاپان کے ۲ دو شہر "ہیروشیما اور ناگاساگی" پر گرایا۔ ہیروشیما میں اس ایک بم سے ۷۸۱۵۰ آدمی ہلاک اور ۳۵ ۲۶۴ آدمی زخمی ہوئے۔ اس کے بعد روس نے بھی "ایٹم بم" کی تیاری شروع کی اور اس نے اپنا پہلا بم ۲۲ ستمبر ۱۹۴۹ء کو ٹسٹ کیا۔

نیوکلیر ہتھیار

اس کے بعد یہ دوڑیں شروع ہوئی کہ امریکہ نے ۱۹۵۲ء میں "نیوکلیر ہتھیار" کا پہلا ٹسٹ کیا۔ اور روس نے اگست ۱۹۵۳ء میں۔

ہائیڈروجن بم

ایٹم بم اور "نیوکلیر" کے بعد "ہائیڈروجن بم کی باری آئی۔ اور اس میں روس امریکہ سے بازی لے گیا۔ روس نے یہ بم نومبر ۱۹۵۵ء میں داغ دیا۔ امریکہ نے یہی بم لگ بھگ ایک سال بعد یعنی مئی ۱۹۵۶ء میں داغا۔

اٹلن بم

اس کے بعد روس نے "اٹلن بم" یعنی "بین البری میزائل" بنایا۔ اور ۲۶ اگست ۱۹۵۷ء کو اسے پہلی مرتبہ فضاء میں اڑایا اور یہ تجربہ کامیاب رہا۔ یہ میزائل ۱۰ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کر کے دنیا کے بعید سے بعید حصہ پر حملہ کر سکتا ہے۔ روس کی اس ایجاد سے امریکہ کے اوسان خطا ہو گئے۔ کیونکہ اب روس صرف ۲ منٹ کے اندر ماسکو سے نیویارک پر ایٹمی حملہ کر سکتا تھا۔

اسپوٹنک

ابھی روس کی اس ایجاد کا چرچا ہی ہو رہا تھا کہ اس نے ۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو مصنوعی چاند بنا کر فضا میں اڑا دیا۔ اور وہ ۵۶۰ میل کی بلندی پر ۱۸ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کرنے لگا۔

امریکہ نے ہر چند اپنی طرف سے صفائی پیش کرتے ہوئے کہا کہ میزائل کی ایجاد کا مسئلہ "بین الاقوامی جیو فزیکل سوسائٹی" کے سامنے آیا تھا۔ اور اس سوسائٹی نے فضائی حالات معلوم کرنے کے لئے سائنسدانوں کو راکٹ بنانے کی ترغیب دی تھی۔ روس اور امریکہ دونوں نے اپنی سائنسی ایجادات کے پروگرام میں اسے شامل کر لیا تھا مگر روس نے یہ پیشبندی کی کہ راکٹ کی ایجاد کو اپنے فوجی پروگرام میں شامل کر لیا اور فوجی اہتمام و نقطہ نظر سے اس پر ریسرچ شروع کر دی۔ اس کے لئے سائنسدانوں کی الگ کالونی بنائی گئی۔ انہیں بڑی بڑی تنخواہیں دی گئیں اور انہیں کمیونسٹ پارٹی کے بعض ضابطوں سے بھی آزاد کر دیا گیا۔ مثلاً انہیں نقل و حرکت اور اظہار خیال کی آزادی دے دی گئی۔ مگر امریکہ نے اسے فوجی پروگرام سے الگ رکھا اور ڈیفنس میں اس کے لئے بجٹ بھی نہیں رکھا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امریکن سائنس دانوں نے یہ کام ضمنی طور پر شروع کیا۔ لیکن جس دن روس نے اپنا مصنوعی چاند اڑایا امریکی حکومت اور سائنس دانوں کو ایک تازیانہ سا لگا۔ اور اب ان کی ریسرچ بھی تیز ہو گئی۔

امریکی سیارہ

پہلے امریکہ نے ایک چھوٹا سا "وین گارڈ" نامی سیارہ اڑانا چاہا۔ مگر وہ "واشنگ کی خرابی کے باعث زمین ہی پر تباہ" ہو گیا۔ اس کے بعد دوسرا اڑایا۔ اور اس میں کامیاب رہا۔ اور اس وقت تو امریکہ کا ایک سیارہ جس کی لمبائی ۸۰ فٹ اور وزن ہزاروں من ہے۔ ایک چوہیا کو لے کر چار ہزار میل کی بلندی پر گردش کر رہا ہے۔ اس سے اتنا تو ہوا کہ امریکہ نے بہت جلد اس نقصان کی تلافی کر دی جو اسے روس کے مصنوعی چاند سے پہنچا تھا مگر اب یہ دونوں فضاء میں کوئی اس سے بھی محیر العقول کارنامہ انجام دینا چاہتے ہیں۔ روس تو اس بات پر تلا ہوا ہے کہ وہ زمین اور چاند کے درمیان فضاء میں ایک سٹیشن قائم کرے گا۔ اگر انسان کا اس فضاء میں جا کر زندہ رہنا ممکن ہو گیا تو یہ کام کچھ بھی دشوار نہیں جس طرح زمین پر مختلف پرزوں کو جوڑ کر کوئی اسٹیشن بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح فضاء میں بھی بنایا جا سکتا ہے۔ زمین کی کشش ثقل سے آزاد ہونے کے بعد فضاء کی خاصیت خود اس کام میں ممد و معاون ہو سکتی ہے۔ سوال صرف انسان کے وہاں پہونچنے اور قیام کرنے کا ہے۔ انسانی اقامت کی جونہی وہاں صورت پیدا ہو گئی۔ راکٹ بڑے بڑے سامان لے کر زمین سے اڑیں گے۔ اور وہاں جا کر ان کو فضاء میں پھیلا دیں گے۔ وہاں ہر چیز کی طبعی رفتار ۱۸ ہزار میل فی گھنٹہ ہے انسان بھی دوسری چیزوں کی طرح وہاں اسی رفتار سے محو گردش ہوگا۔ اس لئے جو چیز اس سے ۱۰۰ / ۲۰۰ یا ہزار دو ہزار میل کے فاصلہ پر ہو گی اسے پکڑنے کے لئے انسان کو اپنی رفتار ۱۸ ہزار میل فی گھنٹہ سے زیادہ کرنی پڑے گی۔ اور وہاں پہنچ کر سائنسی آلات کے ذریعہ رفتار میں کمی بیشی کی جا سکتی ہے۔ ممکن ہے روس کسی دن یہ کارنامہ کر دکھائے۔

اس مقابلہ میں امریکہ یہ چاہتا ہے کہ وہ ایک ایسا راکٹ تیار کرے جو زمین سے اٹھے اور سیدھا چاند سے جا ٹکرائے۔ اخبار بین حضرات جانتے ہیں کہ ۱۷ اگست کو امریکہ نے چاند پر چڑھائی کرنے کے لئے اپنا راکٹ چھوڑا۔ مگر یہ راکٹ ۷۷ سیکنڈ کے بعد ہی کسی نامعلوم حادثہ کی بناء پر پارہ پارہ ہو گیا۔

اس راکٹ نے میزائل کی رفتار سے فضاء کو طے کرنا تھا یعنی ۱۸ ہزار میل فی گھنٹہ اب یہ راکٹ اکتوبر میں اڑایا جائیگا اس لئے کہ اگست اور اکتوبر کے کچھ دن ایسے بھی ہیں جب چاند زمین سے قریب ہوتا ہے یعنی عام فاصلہ جو ۲ لاکھ ۳۰ ہزار میل کا ہے۔ اس وقت یہ فاصلہ ۲ لاکھ ۲۱ ہزار ۶۳ میل ہوتا ہے۔ ۱۷ اگست کو چاند زمین سے اتنے ہی فاصلہ پر تھا۔ اسکے ساتھ ہی امریکہ ایک ایسا راکٹ بھی اڑانے کی تیاری کر رہا ہے جو طول و عرض اور وزن میں روس و امریکہ کے دوسرے راکٹوں سے زیادہ ہوگا۔

میزائل شکن راکٹ

راکٹ اور میزائل کی ایجاد سے ہر ملک کی آزادی و سلامتی خطرے میں پڑ گئی ہے یہی راکٹ جو ابھی فضائی احوال معلوم کرنے والے بڑے بڑے آلات و اسباب کو چاند کی طرف جا رہے ہیں۔ دوران جنگ میں انتہائی خطرناک ایٹمی ہتھیار لے کر دشمن کے ملک کی طرف پرواز کریں گے اسی طرح اب برطانیہ کی خبر ہے کہ وہ میزائل شکن راکٹ بنانے میں مصروف ہے۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو گیا تو روس یا امریکہ کا بین البری میزائل فضاء میں ہی برباد کیا جا سکے گا۔

سمندر میں ایٹمی قوت

لیکن ان تمام سے زیادہ اہم برطانوی سائنس دانوں کا یہ انکشاف ہے کہ جنہوں نے سمندر کے پانی میں "ایٹمی قوت" کا راز معلوم کر لیا ہے۔ اگرچہ اس کے بعد اس انکشاف کی کوئی تفصیل نہیں آئی مگر جب یہ خبر آئی تھی اس وقت اکثر اخباروں نے اس کو اس دور کا سب سے حیرت انگیز انکشاف قرار دیا تھا۔

ایٹمی آبدوز

اب امریکہ سے ایک اور خبر آئی ہے جس نے ساری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس نے ایک ایسی ایٹمی ابدوز کشتی بنائی ہے جس نے بحر منجمد شمالی کو کہیں ۱۰۰ کہیں ۲۰۰ اور کہیں ۴۰۰ فٹ کی گہرائی میں ڈوب کر طے کر لیا۔ اس کشتی نے اپنا سارا سفر "کھلے سمندر" میں طے کیا مگر روس کو اس کی نقل و حرکت کی کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ صدر آئزن ہاور نے اس کو بحری سفر کا ایک عدیم المثل کارنامہ قرار دیا ہے۔ اور اس آبدوز کے کمانڈر "مسٹر اینڈرسن" کو اس کامیابی پر ایک تمغہ عطا فرمایا ہے۔ اس میں کیا شبہ ہے کہ بحر منجمد شمالی کو ۴۰۰ فٹ کی گہرائی میں ڈوب کر طے کر لینا انسانی عقل و ہمت کا ایک بے مثال کارنامہ ہے۔ مگر در اصل دیکھنا یہ ہے کہ امریکن فوج ڈیفنس میں اس ایٹمی آبدوز سے کیا کیا کام لیتی ہے؟ یہی سوال ہے جس نے بڑی بڑی طاقتوں کو اس طرف متوجہ کر دیا ہے۔

(باقی)

فہرست چندہ دہندگان وقف جدید

(گذشتہ سے پیوستہ)

غلام الرسول صاحب سیکرٹری مال سرگودھا ۱۸۱/۴
مرزا عبدالرحمٰن صاحب کراچی ۱۵۶/۸
" " ۱۲۳/-
مولوی عزیز الرحمٰن صاحب چک منگلا
سیکرٹری مال ۲۴/-
شیخ محمد علی صاحب منڈی چوہڑکانہ ۲۰/۸
استانی اقبال صاحبہ سیالکوٹ ۶/-
" نسیم صاحبہ ۶/-
محمد اسلم صاحب سیکرٹری مال
گوٹھ سردار احمد سندھ ۳۰/-
بشارت علی صاحب سیکرٹری مال
چک ۱۰۹ گ ب لائل پور ۹/-
علی محمد صاحب جیلانی دین صاحب
کلوک پلانٹ گھارو ٹھٹھہ سندھ ۱۲/-
چراغ دین صاحب سیکرٹری مال عارف والا ۲۵/-
عبداللطیف خان صاحب چاہ بھاگوکلی ۱۸/-
ملک محمد صادق صاحب پریذیڈنٹ
چک ۶۲ گ ب لائل پور ۲۴/-
سیدہ عظیم النساء صاحبہ ضلع تھمن سنگھ مشرقی پاکستان ۶/-
عبدالقادر صاحب صدر حلقہ راجگڑھ چوبرجی لاہور ۶/۸
قریشی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مال
بنگلہ ۳۲ آدم شاہ سندھ ۲۱/۵
عبدالغفور صاحب پریذیڈنٹ کوہاٹ ۷۰/-
غلام فرید صاحب پریذیڈنٹ
دھاروال شیخوپورہ ۱۸/-
عبدالستار صاحب سیکرٹری مال
دارالنصر ربوہ ۱۰/-
حمیدالدین احمد صاحب سیکرٹری مال ربوہ ۲۱/-
عبدالحق صاحب جنرل سیکرٹری
درویش از خود ۱۲/-
دفتر فضل عمر ہوسٹل ربوہ ۵۲/۶
قاضی شریف الدین صاحب
سیکرٹری مال کوئٹہ ۳۰۶/۸
محمد فیروز الدین صاحب انسپکٹر
کوٹلی آزاد کشمیر ۵۵/-
چوہدری محمد یعقوب صاحب پریذیڈنٹ
گوکھووال چک ۲۳۷ ج ب لائلپور ۸/۸
رحمت اللہ صاحب سیکرٹری مال حافظ آباد ۴۲/-
محمد موسیٰ صاحب سیکرٹری مال بشیر آباد اسٹیٹ ۵۱/-
محمد اسحٰق صاحب معہ اہلیہ صاحبہ
نورنگر فارم سندھ ۱۲/-
محمد صادق صاحب نورنگر فارم سندھ ۶/-
چراغ دین صاحب " " ۶/-
فضل دین صاحب " " ۶/-
ملک محمد الدین صاحب سیکرٹری مال محمود آباد جہلم ۱۰/-

بابو بشارت احمد صاحب خوشاب ۶/-
مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ ربوہ ۴۸/-
حافظ قاری شیخ محمد صاحب کوتوناوڑ
ضلع گوجرانوالہ ۶/-
کیپٹن محمد سعید صاحب سیکرٹری مال
دارالرحمت غربی ربوہ ۶/-
چوہدری محمد شفیع صاحب
چک ۳۲ جنوبی سرگودھا ۶/-
چوہدری احمد جان صاحب سیکرٹری مال
چک ۳۱۲ ج ب لائل پور ۳۴/-
رائے نور محمد صاحب چک شیر کا ضلع لائلپور ۴۲/-
ماسٹر علم الدین صاحب چک ۳۵ جنوبی
سرگودھا ۱/-
محمد نصیر صاحب باجوہ انسپکٹر تحریک جدید ۶/-
حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ ۱۲/۸
جمعدار محمد شریف احمد صاحب چکڑالہ ۶/-
محمد اسمٰعیل صاحب معتبر ربوہ
دارالصدر غربی ۶/-
بشیر احمد صاحب راجہ جنگ لاہور ۷/-
احمد علی صاحب نصرت آباد اسٹیٹ سندھ ۷/-
قریشی منیر محمود صاحب " " ۶/-
چوہدری دین محمد صاحب سیکرٹری مال
بھوڑو چک ۱۸ شیخوپورہ ۶/-
محمد عبداللہ صاحب باجوہ سیکرٹری مال
ظفروال ضلع سیالکوٹ ۸/-
محمد موسیٰ صاحب سیکرٹری مال لودھراں ۱۹/۸
چوہدری علی حسن صاحب سیکرٹری مال
رسالپور ۲۰/-
امیر علی صاحب سیکرٹری مال ڈلمیال جہلم ۱۷/-
چوہدری علاؤ الدین صاحب ٹنڈو غلام علی/کھان ممری سندھ ۳۶/-
قاضی نذیر محمود صاحب سیکرٹری مال
مٹھ ٹوانہ سرگودھا ۶/-
مولوی محمد عظیم الدین صاحب پریذیڈنٹ
پیرو چک شاہ بنگال ۶/-
منیرہ بیگم صاحبہ صدر پشاور ۶/-
مستری اللہ دتہ صاحب کوٹ شیخوپورہ ۱۵/-
مرزا محمد امین صاحب سیکرٹری مال محمد نگر لاہور ۹۳/۴
میاں محمد یوسف صاحب ماڈل ٹاؤن ۲۶/۸
فضل الرحمٰن صاحب گھیڑہ P.O. ڈھل کلگ
ضلع گجرات ۶/-
ماسٹر محمد انور صاحب سیکرٹری مال
ڈگری گھمن سیالکوٹ ۱۳/-
مبارک احمد صاحب سیکرٹری مال
دارالیمن ربوہ ۱۴/-

(باقی)

چندہ جلسہ سالانہ

نظارت بیت المال شروع سال سے ہی چندہ جلسہ سالانہ کے لئے تحریک کرتی رہی ہے۔ لیکن ابھی تک جبکہ جلسہ سالانہ میں صرف دو مہینے رہ گئے ہیں باقاعدہ طور پر اس چندہ کی وصولی شروع نہیں ہوئی۔ اب چونکہ بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اس لئے میں تمام جماعتوں کے عہدہ داروں سے التماس کرتا ہوں کہ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی طرف پوری توجہ کریں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پچھلے کئی سالوں سے چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی میں نمایاں طور پر زیادتی ہو رہی ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ لیکن جس نسبت سے چندہ میں زیادتی ہوجاتی ہے جلسہ میں شریک ہونے والے دوستوں کی تعداد میں اس سے بڑھ کر زیادتی ہوجاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر سال آمد کے مقابلہ میں خرچ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

اس سال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی ہے۔ کہ زیادہ سے زیادہ دوست جلسہ سالانہ پر آنے کی کوشش کریں۔ پس خرچ اور بھی زیادہ ہوگا۔ لہٰذا ہر جماعت کو چاہیئے کہ اس سال چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کے لئے غیر معمولی طور پر زیادہ کوشش کریں۔ تمام احباب سے اس چندہ کی پوری وصولی کی جائے۔ اور کسی دوست کو نظرانداز نہ ہونے دیا جائے تا جلسہ کا خرچ چندہ جلسہ سالانہ کی آمد سے پورا ہو جائے۔ اور دوسرے کاموں میں کوئی حرج واقعہ نہ ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام تربیتی کلاس

امسال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگائی جائے گی۔ تمام بیرون لجنات سے درخواست ہے کہ پندرہ روزہ تربیت کے لئے کم از کم ایک عہدہ دار کو بھجوائیں تاکہ وہ مرکز میں پندرہ روز رہ کر مختلف کاموں کی ٹرننگ حاصل کرسکیں۔ ٹریننگ کے لئے جو بہنیں آئیں وہ کم از کم اچھی طرح اردو لکھنا پڑھنا جانتی ہوں۔ یہ کلاس ۲۷ اکتوبر سے ۱۰ نومبر تک جاری رہے گی۔ بہنیں اپنے نام فوراً بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی رہائش کا انتظام کر دیا جائے۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

وکیل المال کی ڈاک

چندہ تحریک جدید کی وصولی میں عہدیداران جماعت کی غیر معمولی چستی اور بیداری

۱۔ مکرمی عنایت الرحمان صاحب مارکیٹ روڈ ٹنڈو الہیار (سندھ) سے مطلع فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت کا تحریک جدید کا دوران سال کا چندہ تمام ۳۰/۹ تک وصول کر لیا گیا ہے سوائے ایک دوست کے کیونکہ وہ دیہات میں رہتے ہیں۔ آنے پر فوراً روانہ کر دیا جائے گا"۔

۲۔ مکرمی پیر خلیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ دفتر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر فرماتے ہیں:۔

"سال رواں تحریک جدید خاکسار نے حسب ذیل وعدہ (یعنی مبلغ ۴۰/- روپیہ) کیا تھا۔ یہ رقم آج کی تاریخ تک ادا کر دی ہے۔"

۳۔ مکرم قریشی محمود اللہ صاحب سکرٹری تحریک جدید لاہور فرماتے ہیں:۔

"چندہ تحریک جدید کی رپورٹ ہم کو تاحال صرف چودہ حلقہ جات کی طرف سے موصول ہوئی ہے یہ وصولی مبلغ ۳۲۰۴/۲/۶ روپے کی ہے۔ مزید کوشش کی جارہی ہے۔ امید ہے کہ نتائج انشاء اللہ تعالیٰ تسلی بخش ہونگے"

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ـ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ سیکرٹری مجلس کارپرداز کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۷۴۸:- میں نور احمد ولد میاں علی بخش قوم راجپوت پیشہ مزدوری عمر تقریباً سنتیس سال پیدائشی احمدی ساکن گھسیانہ محلہ بھبھڑانہ ڈاک خانہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ ستمبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت چونکہ میں ضلع لدھیانہ سے مہاجر ہوں۔ میری اپنی منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میری ماہوار آمدنی جو کہ میں بذریعہ مزدوری حاصل کرتا ہوں مبلغ پچیس روپے ماہوار ہے۔ جس مگر میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اپنی کمی بیشی آمدنی سے ہمیشہ اطلاع دیتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔

العبد:- نور احمد ولد میاں علی بخش
گواہ شد:- علی محمد ریٹائرڈ مدرس ضلع جھنگ گھسیانہ۔
گواہ شد:- محمد رمضان سکرٹری مال جماعت گھسیانہ۔

نمبر ۱۴۷۵۵:- میں چوہدری محمد عالم ولد چوہدری محمد حسین قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بستی بابا جھنڈا ڈاکخانہ ترنڈا ضلع رحیم یار خاں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اراضی نہری رقبہ ۵ ایکڑ مربعہ واقعہ بستی بابا جھنڈا ڈاکخانہ ترنڈا ضلع رحیم یار خاں جس کی قیمت مبلغ تیس ہزار روپیہ ہے۔ تین راس بھینس جن کی قیمت مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے۔ کل میزان مبلغ اکتیس ہزار روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

نیز میری بوقت وفات جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- چوہدری محمد عالم
گواہ شد:- مولوی محمد احسن امام مسجد ساکن بستی بابا جھنڈا۔
گواہ شد:- چوہدری محمد رفیق۔

نمبر ۱۴۹۱۵:- میں قاضی عزیز احمد ولد قاضی محمد نذیر صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد دس مرلے اراضی محلہ دار النصر ربوہ میں ہے۔ جو میرے بھائی قاضی خلیل احمد صاحب کے ساتھ مشترک ہے یعنی میری اس میں پانچ مرلے زمین ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے میری ماہوار آمد ۱۰۳/۰ روپے ہے۔ میں اس جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اس کے علاوہ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

العبد:- قاضی عزیز احمد
گواہ شد:- محمد دین سکرٹری وصایا محلہ دار الصدر ربوہ
گواہ شد:- کرامت اللہ انبالوی محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

نمبر ۱۴۹۷۲:- میں خالدہ زوجہ عزیز احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دار الصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵ مئی ۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد منقولہ حسب ذیل ہے۔
اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔
(۱) گلوبند طلائی ۳ تولے کانٹے ایک تولہ انگوٹھیاں ایک تولہ کل پانچ تولے۔
(۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی
(۳) اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔
(۴) میرا مہر سات صد روپیہ تھا۔ جس میں سے میں پانچ صد روپیہ وصول کرچکی ہوں۔ اور اس رقم میں سے میں نے زیور تیار کروایا ہوا ہے۔ بقیہ دو صد بھی وصول کرچکی ہوں جو میرے پاس نقد موجود ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں

الامۃ خالدہ خانم
گواہ شد نذیر احمد خاں کارکن نظارت امور عامہ۔ ربوہ
گواہ شد قاضی عزیز احمد کارکن نظارت تعلیم ربوہ۔

نمبر ۱۵۰۸۱ میں مولوی عزیز الرحمٰن ولد غلام محمد صاحب قوم منگلا پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۵۴ء ساکن چک ۱۶۸ شمالی منگلا۔ ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں اس وقت ماہوار آمد مبلغ ۸۵ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی

العبد عزیز الرحمٰن ولد غلام محمد منگلا
گواہ شد:- ڈاکٹر میر رفیع احمد چک نمبر ۱۶۸ شمالی ضلع سرگودھا
گواہ شد محمد معصوم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۱۶۸ شمالی۔

نمبر ۱۵۰۹۴ محمد رفیق ملک ولد علی محمد قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمد ساکن موضع خراد یاں۔ ڈاکخانہ پیر وشاہ۔ ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۰ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے جو کہ مبلغ ایک سو اٹھارہ روپے ہے میں اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور ہی مالک ہوگی۔

العبد محمد رفیق ملک حال راولپنڈی۔
گواہ شد عبد الغنی رشدی نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی
گواہ شد شیخ احمد جان اکبری سیکرٹری وصایا راولپنڈی۔

نمبر ۱۵۰۹۵ میں امۃ الرحیم بیگم زوجہ چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن پہاڑنگ سالاروالہ چک ۱۲۶ R.B ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت ذاتی جائیداد اور ماہوار آمد کوئی نہیں۔ میرا مہر مبلغ پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند واجب الوصول ہے۔ اور کانٹے طلائی وزنی ۱½ تولہ مالیتی ۱۷۲/- روپے میرے پاس ہیں۔ نیز میرے پاس نقد مبلغ ۲۲۸/- روپے ہیں۔ میں مذکورہ بالا جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی

الامۃ۔ امۃ الرحیم بیگم
گواہ شد۔ غلام مصطفےٰ خاوند موصیہ
گواہ شد۔ تاج الدین لائلپوری ناظم دار القضاء ربوہ

نمبر ۱۵۰۹۶ میں بشریٰ ناہید زوجہ محمد حسین تشنہ قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر قریباً بیس سال پیدائشی احمدی ساکن حال پشاور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں صرف حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں زیورات طلائی بتفصیل کانٹے طلائی دس ماشے قیمتی ۱۰۰/- کنٹھی قیمتی ۱۰۰/- بالیاں ۶ ماشہ قیمتی ۵۰/- انگوٹھی قیمتی ۳۰/- کل ۲۸۰/- کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت جو جائیداد ثابت ہوگی اس پر بھی ۱/۱۰ کے حساب سے وصیت حاوی ہوگی۔

العبد۔ بشریٰ ناہید
گواہ شد مولا بخش سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ پشاور چھاؤنی
گواہ شد فضل الرحمٰن جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پشاور

ہم سے خط وکتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں
(مینجر)

گلبرگ میں ایک فرم کے مالک اور منیجر کو گرفتار کر لیا گیا

دوسرے ملکوں میں ملازمت دلانے کے بہانے لوگوں سے روپیہ وصول کرنے کا الزام

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ مقامی پولیس اور فوجی حکام نے گزشتہ شب گلبرگ کی ایک فرم آدم ایجنسیز کے مالک محمد امین اور منیجر محمد جہانگیر کو گرفتار کیا ہے۔ ان کے خلاف غیر ممالک میں ملازمت دلانے اور اسی قسم کے دوسرے بہانوں سے لوگوں سے روپیہ وصول کرنے کا الزام ہے

پولیس اور فوجی حکام نے اس فرم کے دفتر پر چھاپہ مار کر دفتری ریکارڈ اپنے قبضہ میں لے لیا ہے اس کے علاوہ قریباً دس ہزار روپے کے منی آرڈر جو مختلف لوگوں نے اس فرم کو بھیجے تھے۔ ڈاکخانہ میں روک لئے گئے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس کو اس مضمون کی بیشمار شکائتیں موصول ہوئی تھیں کہ ۵۵ ڈی بلاک گلبرگ کی ایک فرم آدم ایجنسیز غیر ممالک خصوصاً مشرقی وسطیٰ میں ملازمت دلانے کے لئے لوگوں سے درخواستیں لے لیتی ہے اور ساتھ ہی ان سے پچاس روپیہ بطور ضمانت وصول کر لئے جاتے ہیں۔ امیدواروں کو چند دن ملازمت کے متعلق خطوط موصول ہوتے رہتے ہیں اور ماہ ڈیڑھ ماہ بعد انہیں یہ کہکر ٹال دیا جاتا ہے کہ وہ معیار پر پورے نہیں اترے اور بعد ازاں ان کا زرِ ضمانت ہضم کر لیا جاتا ہے۔

مولانا اختر علی خاں وفات پاگئے

لاہور ۱۷ اکتوبر۔ مولانا اختر علی خاں رات یہاں طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ ان کی عمر ۶۷ سال تھی۔ مرحوم کافی عرصہ سے اختلاج خون کے دباؤ اور رعشے کی تکالیف میں مبتلا تھے۔ کچھ دنوں سے ان کی صحت زیادہ گر گئی تھی۔ اور "زمیندار" کی ادارت و نگرانی ترک کر کے وہ مستقل طور پر کرم آباد میں رہنے لگے تھے۔ جمعہ کو سہ پہر ان کی طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو ڈاکٹر نے انہیں لاہور لے جانے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ وہ رات کو میو ہسپتال پہنچائے گئے۔ گیارہ بجے ڈاکٹر معائنے کے لئے آیا تو ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

کسی طرح کا جبر و تشدد نہیں کیا گیا

انقرہ ۱۹ اکتوبر۔ پاکستانی سفیر متعینہ انقرہ مسٹر ایس ایم حسن نے غیر مبہم الفاظ میں ان اطلاعات کی تردید کی ہے کہ پاکستان میں مارشل لاء کے نفاذ کے ایسے اقدامات کئے گئے ہیں۔ جن کی بنیاد جبر و تشدد پر ہے۔

مسٹر حسن نے کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ یہ اطلاعات بالکل خیالی اور بے بنیاد ہیں کہ سابق وزیر اعظم ملک فیروز خان نون اور گیارہ دوسرے وزراء گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چار سابق مرکزی وزراء اور بعض دوسرے ممتاز افراد قانون انسداد بددیانتی کے تحت گرفتار کئے گئے ہیں۔ اور ان پر عنقریب مقدمہ چلایا جائے گا۔ اس کے علاوہ وطن دشمن سرگرمیوں یا بیرونی طاقتوں سے ساز باز کے الزام میں سیاسی لیڈروں کی ایک چھوٹی سی تعداد بھی گرفتار کی گئی ہے۔

مسٹر حسن نے وزارتوں کو ختم کرنے اور مارشل لاء نافذ کرنے کے سلسلہ میں صدر سکندر مرزا کے اقدام کو حق بجانب قرار دیا اور کہا سیاسی بدعنوانی کے باعث یہ قدم اٹھانا ضروری

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

پر مجبور سا ہے ورنہ وہ خود ایک خدا پرست بزرگ ہے۔ لیکن شاعری کے زور نے اس نے حقیقت کے موتیوں کو افسانوں کی لڑی میں پرو دیا ہے

تمام مذاہب کا یہی حال ہوتا ہے بڑے بڑے علماء بھی بعض اوقات اپنے زمانے کی جہالتوں کا اثر قبول کر لیتے ہیں اور الٰہی تعلیمات کو اپنے تخیل کے گرد وغبار میں چھپا دیتے ہیں۔ حالانکہ ان کا مطلب شاید نیکی کی تعلیم دینا ہی ہوتا ہے۔ اس طریق سے عوام کو کسی قدر اخلاقی نقطۂ نظر سے فائدہ ہوتا ہے لیکن حقیقی مذہب کے تصورات کو سخت دھچکا لگتا ہے اور لوگ مذہب کی حقیقی تعلیمات کو چھوڑ کر افسانوں اور داستانوں کے گرد وغبار میں آوارہ ہو جاتے ہیں جیسا کہ ذرّہ سے واضح ہے اکثر مسلمان بھی اس کا شکار ہیں۔ لیکن قرآن کریم کی غیر محرف حالت میں موجودگی اور متواتر علمائے حق کے وجود سے اسلام میں ایک جماعت ہمیشہ ایسی رہی ہے جو اصلی تعلیمات کو زندہ اور حسن و خاشاک سے پاک رکھتی چلی آئی ہے۔

پاکستان کو زرعی مسئلہ کا منصفانہ اور سائنٹفک حل تلاش کرنا ہوگا

ملک کے عدالتی نظام میں بھی اصلاحات کی ضرورت ہے جنرل ایوب کا انٹرویو

(بقیہ صفحہ اول)

جنرل محمد ایوب خاں سے دریافت کیا گیا کہ ملک کا نظم و نسق فوج کے حوالے کرنے کا فیصلہ کن حالات میں کیا گیا؟ اور آپ کے اور صدر سکندر مرزا کے بیانات سے جو تاثر پیدا ہوتا ہے کہ حالات کی یہ ساری تبدیلی آپ ہی کی وجہ سے پیدا ہوئی کیا یہ صحیح ہے؟

آپ نے کہا میں نے اور صدر سکندر مرزا نے دوستوں کی طرح ساری صورت حال پر گفتگو کی۔ اور میں نے ان سے کہا کہ اگر صدر نے اب کوئی اقدام نہ کیا تو مجھے کوئی قدم اٹھانا پڑے گا۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ ملک کسی اور کی تحویل میں چلا جائے گا۔ آپ نے کہا میری طرف سے صدر کو الٹی میٹم دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوا۔ جنرل ایوب نے مزید کہا کہ صدر سے میرے تعلقات اس نوعیت کے ہیں کہ صدر اور میں مل کر ایک معاملے پر غور و بحث کرتے ہیں اور پھر پالیسی تیار کرتے ہیں۔ میرا کام یہ ہوتا ہے کہ اس پالیسی کو زیر عمل لایا جائے۔

جنرل ایوب خاں نے کہا کہ اس وقت سب سے اہم جو مسائل درپیش ہیں وہ یہ ہیں کہ ملک کے نظم و نسق کو مضبوط کیا جائے۔ ملک کی مالی حالت کو بہتر بنایا جائے اور خوراک کا مسئلہ حل کیا جائے۔ آپ نے کہا ملک کے مصارف اپنے وسائل سے بہت زیادہ ہو چکے ہیں ہمیں ان تمام امور کو اعتدال پر لانا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ ہم ترقی کرنا چاہتے ہیں لیکن اگر ہم نے اس میدان میں حد سے زیادہ تیزی دکھائی تو ہم زیربار ہو جائیں گے۔ ہمیں اپنے وسائل کا اندازہ کرنا ہے اور یہ دیکھنا ہے کہ ہم ان سے کس طرح کام لے سکتے ہیں۔ اگر ہمیں کفایت شعاری کرنی ہے تو ہمیں اپنے عوام کو صاف طور پر بتا دینا چاہیئے اور اسے قبول کر لینا چاہیئے ہمیں معقولیت پر مبنی زرعی اصلاحات نافذ کرنی ہیں ہمیں مسئلہ زمین کا سائنٹیفک حل معلوم کرنا ہے۔ یہ حل ایسا ہونا چاہیئے جو منصفانہ اور جائز ہو اور جس سے طبقاتی کشمکش پیدا نہ ہو۔ آپ نے کہا غالباً یہ ضروری ہوگا کہ ملکیتِ اراضی کی کم از کم اور زیادہ سے زیادہ حد مقرر کر دی جائے اور مسلم رواج کے مطابق ایک باپ کے بیٹوں میں تقسیم کے باعث چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں بٹ جانے سے روکا جائے۔

جنرل ایوب نے کہا کہ پاکستان میں نظام تعلیم اس طرح تبدیل کر دینا چاہیئے کہ یہاں کی افرادی قوت کو اگلی نسل تک کے لئے ملک کی ضروریات پوری کرنے کا اہل بنا دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ ملک میں قانونی اصلاحات ضروری ہیں۔ ہم نے جو برطانوی نظام اپنا رکھا ہے اس پر خرچ بھی زیادہ آتا ہے اور فیصلوں میں تاخیر بھی ہوتی ہے۔ یہ صرف ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو قانون کو جانتے ہوں۔ ہمیں ایسا نظام رائج کرنا چاہیئے جو عوام کے مناسب حال ہو۔ لوگ اسے سمجھتے ہوں اور اس کی بدولت انصاف فوراً حاصل ہو جائے۔ آپ نے مزید کہا کہ مہاجرین کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے اور بہت جلد حل ہونا چاہیئے۔

آپ سے دریافت کیا گیا کہ اگر ملک خوشحال ہو جائے اور بھارت کے لاکھوں مسلمان ترک وطن کر کے پاکستان آنا چاہیں تو اس صورت میں کیا ہونا چاہیئے؟ جنرل محمد ایوب خان نے کہا اگر ان کے لئے جگہ ہوئی تو ان کا خیر مقدم کیا جائے گا لیکن اگر ان کے لئے جگہ نہ ہوئی تو وہ نہیں آئیں گے آپ نے کہا پاکستان میں آبادی بہت تیزی سے بڑھتی جا رہی ہے اور حد سے زائد کثرت کو روکنے کے لئے ضبط تولید کو لازماً رائج کرنا چاہیئے۔

برطانیہ کے ایک اخبار میں یہ اطلاع شائع ہوئی تھی کہ متعدد فوجی افسروں کو اس بنا پر گولی مار دی گئی ہے کہ انہوں نے ملک کا نظم و نسق فوج کے حوالے کرنے کی مخالفت کی تھی۔ جنرل محمد ایوب خان نے اس پر بڑے غصے کا اظہار کیا اور کہا کہ کسی بھی جگہ ایک بھی گولی نہیں چلائی گئی۔ بلکہ کسی شخص کے سر پہ چپت تک نہیں لگی۔ آپ نے کہا فوج سیاسیات سے غیر معمولی حد تک کنارہ کش ہے +

خدا تعالیٰ کی طرف سے
مسلمانوں پر
اشاعت اسلام کی فرضیت
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد۔ دکن